جذباتِ محبت

بموقع تقریب شادی خانہ آبادی برادر محترم

حافظ راشد الحق سمیع حقانی

مدیر ماہنامہ الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ' بتاریخ ۱۰ نومبر ۲۰۰۰ء

از ! حافظ محمد ابراہیم فانی

آ گیا وہ لمحۂ گلبار و وقت بہتریں
واسطے جس کے رہی یوں منتظر جان حزیں
یہ نوید نو عروسی یہ پیام عنبریں
لائق صد ناز و تمکیں قابل صد آفریں

بزم حقانی پہ آئی پھر بہار اندر بہار
فصل گل کا یہ چمن ملجا ہو ماوئی بار بار
ہر گل تازہ ہو اس کا رشک جنت باوقار
ہر قدم پر اس پہ نازل لطف رب العالمیں

غرق دریائے سرور و کیف ہے یوں سر بسر
آج مولانا سمیع الحق مدیر دیدہ ور
کس قدر رخشندہ تر ہیں واہ یہ شمس و قمر
غازۂ فطرت سے رخسار شفق ہے احمریں

رنگ الفت ذوق شکر رب ہے گویا آشکار
چار سو خوشیوں کے نغمے کیف عشرت کا خمار
سنبل و ریحاں سے پرہے آج داماں بہار
نغمہ زن ہیں وجد میں حورانِ فردوس بریں

آج شادی ہے یہ راشد حافظ قرآن کی
اور خوشیاں ہیں دو بالا عامد ذیشان کی
روح ہوگی شاد کتنی آج دادا جان کی
دل کشا ہے اب فضائے گل گشت ہے روئے زمیں

دائماً خوشیاں ہوں یہ قائم نہ ہو اس کی توحد
یہ گلستان تازہ تر ہو یا الٰہی تاابد
سالِ ھجری یک ہزار وبست ویک برچار صد
سیزدہ از ماہ شعبان روزِ جمعہ رابہیں

کس قدر ہے باعث صد خیر و برکت یہ برس
تابکے یہ دل رہے گا قیدی بند قفس
ہر طرف شور مبارک باد ہے اے ہم نفس
چار جانب ہیں خوشی کے زمزمے اے ہم نشیں

باعث تسکین جاں ہو اب یہ دلہن کا ورود
وجہ آرام جگر ہو یاالٰہی یا ودود
بہر راشد اللہ اللہ اس عروسہ کا وجود
ہو اسی سے رونق خانہ دو بالا اے متیں

لمحہ لمحہ ہر گھڑی ہو تم پہ رحمت کا نزول
بخش دے دلہن کو مولا سیرت زہرہ بتول
ہیں یہ جذبات محبت گریہ ہوجائیں قبول
اے خوشا یہ سنت والائے ختم المرسلیں

نو عروسی کا یہ جوڑا چشم بد سے الاماں
مشتری و ماہ کا سعدین کا گویا قراں
اور آثار سعادت اس خوشی سے ہیں عیاں
اللہ اللہ یہ نصیبہ ہمسر ماہ مبیں

یہ خوشی ہو وجہ عز وجاہ و عظمت ہر قدم
پیش کرتے ہیں مبارکباد تجھ کو دم بدم
باخلوص و بامحبت اے مدیر محترم
جامعہ حقانیہ الحق کے جملہ قارئیں

یہ مرے اشعار ہیں گویا تیرے سہرے کے پھول
اس کے رنگوں میں مرے خونِ جگر کا ہے شمول
فانی عاجز کی جانب سے یہ تحفہ ہو قبول
ہے بہار آگیں سدا اس پر خزاں آتی نہیں